احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 16 فروری 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 16 فروری 2015ء 26 ربیع الثانی 1436 ہجری 16 تبلیغ 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 39

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ ﷺ ازواج مطہرات کی دلداری اور ناز برداری کے لئے کوئی کسر اٹھانہ رکھتے۔ ان کے ناز اٹھاتے، انہیں کھیل دکھاتے، ان کے ساتھ دوڑ لگاتے۔ برتن کے خاص اس حصہ سے جہاں سے انہوں نے کوئی مشروب پیا ہوتا آپ بھی پیتے۔

عید کا روز تھا۔ حبشہ کے رہنے والے بعض مرد مسجد نبوی کے صحن میں اپنے مختلف کرتب دکھا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا۔ کیا کرتب دیکھنا پسند کروگی۔ ان کی پسندیدگی پر آپؐ نے انہیں اپنے پیچھے کھڑا کرلیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں دیر تک آپؐ کے پیچھے آپ کے کندھے پر ٹھوڑی رکھے کھڑی کھیل دیکھتی رہی۔ یہاں تک کہ میں تھک گئی۔ آپؐ نے فرمایا کافی ہے۔ اب چلنا چاہئے۔

(بخاری كتاب العيدين باب الحراب والدرق يوم العيد)

حضر تو حضر سفر میں بھی رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے آرام کا خیال رکھتے۔ ان کی دلداری فرماتے اور ہر ممکن شفقت ومحبت کا سلوک فرماتے۔ ایک دفعہ ایک سفر میں حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ کمال شفقت سے خود بھی ہار ڈھونڈنے لگے اور لوگوں کو بھی ہار کی تلاش میں لگا دیا۔ اب باوجود اس کے کہ جہاں لشکر نے اس وجہ سے پڑاؤ کیا تھا۔ پانی میسر نہ تھا اور سارے لشکر کو تکلیف پہنچی۔ وضو تک کے لئے پانی نہ تھا۔ آپ کے والد حضرت ابوبکرؓ ناراض ہوگئے مگر رسول اللہ ﷺ نے ایک بھی لفظ ناراضگی یا خفگی کا نہیں فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے بھی محبت اور پیار کا سلوک کرتے ہوئے ایسے حالات میں تیمّم کی اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ دیکھ کر حضرت اسید بن حضیرؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا اللہ آپ کو بہتر بدلہ دے۔ بخدا آپ کے ساتھ کوئی وقوعہ بھی ایسا نہیں ہوا جسے آپ نے ناپسند فرمایا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ کے لئے اور دوسرے مسلمانوں کے لئے بھلائی نہ رکھی ہو۔ (بخاری كتاب التيمم باب التيمم)

حضرت صفیہؓ رسول اللہ ﷺ کے شدید معاند اور یہودی قبیلہ بنو نضیر کے سردار حیّ بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ جنگ خیبر سے واپسی پر آپ ﷺ نے اونٹ پر خود ان کے لئے جگہ بنائی۔ آپؐ نے جو عباء زیب تن کر رکھا تھا اسے اتار کر اور تہہ کر کے حضرت صفیہؓ کے بیٹھنے کی جگہ پر بچھا دیا۔ پھر ان کو سوار کرتے ہوئے آپؐ نے اپنا گھٹنا ان کے آگے جھکا دیا اور فرمایا اس پر پاؤں رکھ کر اونٹ پر سوار ہو جاؤ۔

(بخاری كتاب المغازی باب غزوه خيبر)

ایک دفعہ سفر میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ٹھوکر کھا کر گر پڑی۔ آپؐ اور آپ کی زوجہ مطہرہ بھی گر گئیں۔ حضرت ابوطلحہؓ فوراً یہ کہتے ہوئے تیزی سے آپ کی طرف لپکے کہ جعلنی اللہ فداك۔ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ کیا کوئی چوٹ تو نہیں آئی۔ آپ نے فوراً فرمایا نہیں نہیں پہلے عورت کی فکر کرنی چاہئے۔ (بخاری كتاب الادب باب قول الرجل جعلنى الله فداك)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ ایک سفر میں میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھی۔ اس وقت میں کم عمر اور دبلی تھی۔ آپؐ نے لوگوں سے فرمایا آگے چلے جاؤ۔ وہ آگے چلے گئے۔ پھر آپؐ نے مجھے فرمایا آؤ باہم دوڑ لگائیں۔ دوڑ میں میں آپ سے آگے نکل گئی اور آپ پیچھے رہ گئے۔ آپ نے کسی ردعمل کا اظہار نہ فرمایا یہاں تک کہ جب میرا جسم بھاری ہوگیا اور میں یہ واقعہ بھول گئی تو ایک دن جبکہ میں آپ کے ساتھ سفر کر رہی تھی آپ نے لوگوں کو آگے چلے جانے کا کہا وہ چلے گئے۔ تو آپ نے فرمایا آؤ دوڑ لگائیں۔ میں نے دوڑ لگائی تو اس دفعہ آپ مجھ سے آگے نکل گئے۔ پھر آپ ہنسنے لگے اور فرمانے لگے۔ یہ اس ہار کا بدلہ ہے۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 25075)

نیک بیوی اور اولاد کیلئے اچھا نمونہ بننے کی دعا

عباد الرحمٰن کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے قرآن شریف میں ذکر ہے کہ وہ یہ دعائیں کرتے ہیں:۔

اے ہمارے رب! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ (الفرقان:75)

اصل قبولیت آسمان سے آتی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص چاہتا تھا کہ وہ لوگوں کی نظر میں بڑا قابل اعتماد بنے اور لوگ اسے نمازی اور روزہ دار اور بڑا پاکباز کہیں اور اسی نیت سے وہ نماز لوگوں کے سامنے پڑھتا اور نیکی کے کام کرتا تھا مگر وہ جس گلی میں جاتا اور جدھر اس کا گزر ہوتا تھا۔ لوگ اسے کہتے تھے کہ یہ دیکھو یہ شخص بڑا ریاکار ہے اور اپنے آپ کو لوگوں میں نیک مشہور کرنا چاہتا ہے۔ پھر آخر کار اس کے دل میں ایک دن خیال آیا کہ میں کیوں اپنی عاقبت کو برباد کرتا ہوں خدا جانے کس دن مرجاؤں گا کیوں اس لعنت کو اپنے لئے تیار کر رہا ہوں اس نے صاف دل ہوکر پورے صدق وصفا اور سچے دل سے توبہ کی اور اس وقت سے نیت کر لی کہ میں سارے نیک اعمال لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کیا کروں گا اور کبھی کسی کے سامنے نہ کروں گا۔ چنانچہ اس نے ایسا کرنا شروع کر دیا اور یہ پاک تبدیلی اس کے دل میں بھر گئی نہ صرف زبان تک ہی محدود رہی پھر اس کے بعد لکھا ہے اس نے اپنے آپ کو ایسا بنا لیا کہ تارک صوم وصلوٰۃ ہے اور گندہ خراب آدمی ہے مگر اندرونی طور پر پوشیدہ اور نیک اعمال بجالاتا تھا، پھر وہ جدھر جاتا اور جدھر اس کا گزر ہوتا تھا لوگ اور لڑکے اسے کہتے تھے کہ دیکھو یہ شخص نیک اور بڑا پارسا ہے اور یہ خدا کا پیارا اور اس کا برگزیدہ ہے۔ غرض اس سے یہ ہے قبولیت اصل میں آسمان سے نازل ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 186)

یوم تحریک جدید

امراء وصدر صاحبان جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ سال رواں کا پہلا یوم تحریک جدید مورخہ 3/اپریل 2015ء بروز جمعۃ المبارک منانے کا اہتمام فرمائیں جس میں مطالبات تحریک جدید پر خصوصی توجہ دلائی جائے اور اس کی رپورٹ سے وکالت دیوان کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 9 جنوری 2015ء

س: حضورانور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں کن آیات کی تلاوت فرمائی؟

ج: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔''اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا اور جو نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں تو یہی ہیں وہ لوگ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اگر تم اللہ کو قرضہ حسنہ دو گے تو وہ اسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس اور بردبار ہے۔'' (التغابن:18,17)

س: حضور انور نے خدا تعالیٰ کے کس اہم حکم کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے جو بیشمار احکامات ہیں ان میں سے ایک اہم حکم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی ہے۔ پس مومن کو مالی قربانی کے وقت کبھی تردد اور ہچکچاہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے کیونکہ یہ مالی قربانی جو مومنین کرتے ہیں ایک نیک مقصد کے لئے ہوتی ہے۔ آج حضرت مسیح موعود کی جماعت ہی وہ جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اس کی خاطر نیک مقاصد کی ترقی کے لئے خرچ کرتی ہے اور خرچ کرنے کی خواہشمند ہے۔

س: حضور انور نے لفظ مفلحون کی کیا تفصیل بیان فرمائی ہے؟

ج: فرمایا! ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے نفس کی کنجوسی سے بچتے ہوئے ان لوگوں میں شامل ہونے کا ادراک حاصل کیا ہے جن کا شمار مفلحون میں ہے اس کے معنی میں وسعت ہے۔ یعنی وہ لوگ جو کشائش پانے والے، کامیابیاں حاصل کرنے والے، اپنی نیک خواہشات کی تکمیل کرنے والے ہیں وہ لوگ ہیں جو خوشگوار زندگی کو حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والے ہیں۔ جن کی زندگیاں خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتی ہیں۔ جن کی کشائش کو دوام حاصل ہوتا ہے ...... جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اطمینان حاصل کرنے والے ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ کے فضل ہمیشہ نازل ہوتے رہتے ہیں۔ اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی۔ پس جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کامیابیاں پاتے ہیں ان کی کامیابیاں محدود نہیں ہوتیں۔

س: انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کی بابت خدا تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ ان سے صرف خرچ کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا بلکہ یہ خرچ جو ہے خرچ کرنے والوں کی فلاح کا ایک ذریعہ ہے۔ خدا تعالیٰ ادھار نہیں رکھتا۔ تمہاری مالی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ اس طرح پیار کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان کی اس طرح قدر کرتا ہے جس طرح تم نے خدا تعالیٰ کو جیسے قرضۂ حسنہ دیا ہو اور جب قرض کی واپسی کا وقت آتا ہے تو خدا تعالیٰ بڑھا کر دیتا ہے اور صرف یہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری اس قربانی کی وجہ سے تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہارے نہ صرف گناہ بخش دے گا بلکہ مزید نیکیوں کی توفیق بخشے گا۔

س: مالی قربانی کے سلسلہ میں مکرم سلمان صاحب آف بینن کا کون سا واقعہ بیان ہوا ہے؟

ج: فرمایا! بینن سے ہمارے مربی سلسلہ نے لکھا کہ کوتونوشہر سے ایک معمر آدمی ہیں سلمان صاحب۔ مالی لحاظ سے بہت کمزور۔ دسمبر میں جلسہ سالانہ بینن میں شرکت کے لئے ان کے پاس اتنی حیثیت بھی نہیں تھی کہ خود آنے جانے کا پندرہ سو سیفا کرایہ دے سکتے۔ جلسے میں شرکت کے لئے جب انہیں کہا گیا زور دیا گیا تو ......کوشش کر کے ایک طرف کا کرایہ خرچ کر کے جلسہ گاہ تو پہنچ گئے مگر واپس جانے کا کرایہ نہیں تھا۔ پھر ان کا انتظام کرنا پڑا۔ جلسے کے بعد گھر پہنچے۔ چار پانچ دن کے بعد جو وقف جدید کے چندہ لینے والے محصلین ہیں وہ ان کے گھر گئے اور بتایا (کہ) آپ کے چندہ وقف جدید کی ادائیگی ابھی رہتی ہے جو آپ نے وعدہ کیا ہوا ہے۔ سلمان صاحب نے بڑی بشاشت سے ان کا گھر پر استقبال کیا اور وقف جدید چندے کا سن کے گھر کے اندر گئے اور چھ ہزار فرانک سیفا لا کے دے دیا۔ لکھنے والے لکھتے ہیں ان کی حیثیت کے مطابق یہ بہت بڑی رقم تھی۔ اس پر محصل شہود صاحب جذباتی ہوگئے۔ پھر انہوں نے کہا کہ آپ بیشک تھوڑی رقم دیں اتنی بڑی رقم نہ دیں۔ بچوں کے لئے بھی رکھیں کیونکہ یہ آپ کی حیثیت سے زیادہ ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ جب خدا نے مجھے یہ رقم دی ہے تو میں اس کی راہ میں کیوں نہ دوں۔ یہ میری رقم نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ میرے پاس تو جلسہ پر جانے کے لئے کوئی رقم نہیں تھی۔ بڑی مشکل سے ایک طرف کا کرایہ خرچ کر کے گیا تھا واپسی پر اللہ تعالیٰ نے اس قدر نوازا ہے کہ میں یہ رقم خوشی سے اس کی راہ میں دینے کو تیار ہوں اور نیز کہنے لگے کہ دو دن کے بعد دوبارہ آئیں اور پھر میں رقم دوں گا اور دو دن کے بعد انہوں نے دو ہزار فرانک سیفا مزید ادائیگی کی۔

س: تنزانیہ کے ایک نو مبائع احمد منوپے صاحب کا مالی قربانی کے متعلق بیان درج کریں؟

ج: فرمایا! تنزانیہ کے مربی لکھتے ہیں کہ وہاں کے ایک ریجن کے احمد منوپے صاحب نو مبائع ہیں دو سال پہلے احمدی ہوئے ہیں۔ انہوں نے بار بار اس بات کا ذکر کیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ جو بھی ہم وقف جدید اور تحریک جدید میں دیتے ہیں ہمیں خدا تعالیٰ زیادہ کر کے واپس کرتا ہے اور جماعت میں شامل ہونے سے پہلے ہمیں پتا نہیں لگتا تھا کہ پیسہ کہاں جاتا تھا لیکن جب سے جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور چندہ دینا شروع کیا ہے تو ایک دلی تسکین ملتی ہے اور ہمارے معاشی حالات بہت بہتر ہوگئے ہیں۔

س: شانگوئے زبیری صاحب آف تنزانیہ کو مالی تحریکات میں شمولیت کے سبب کس طرح اللہ تعالیٰ نے مالی کشائش بخشی؟

ج: فرمایا! تنزانیہ سے ایک نو مبائع ہیں شانگوے زبیری صاحب بٹوارا ریجن کے۔ کہتے ہیں کہ میں جماعت میں شامل ہوا تھا پھر میں نے جماعت چھوڑ دی۔ پھر میں مقامی معلم کی کوششوں سے واپس دوبارہ جماعت میں آیا۔ جب میں جماعت کے نظام سے باہر تھا تب میرا گزارہ مشکل سے ہوتا تھا۔ ہر روز خسارے میں رہتا تھا۔ میرے پاس ایک سائیکل تھی۔ چھوٹا سا کاروبار تھا جس پر برتن رکھ کر بیچنے جاتا تھا اور کبھی پورے دن میں کچھ بھی نہیں بکتا تھا لیکن جب سے جماعت کے نظام میں شامل ہوا ہوں۔ تحریکات میں چندہ دینا شروع کر دیا ہے۔ تھوڑے ہی عرصے بعد میری معاشی حالت تبدیل ہوگئی اللہ تعالیٰ نے چندہ دینے سے اتنی برکت ڈالی ہے کہ اب میں نے سائیکل کے بجائے موٹر سائیکل لے لی ہے اور اپنے سابقہ حال سے کئی گنا بہتر حال میں ہوں۔

س: حضور انور نے کانگو برازویل سے ایک احمدی دوست آلیپا صاحب کے کس واقعہ کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! کانگو برازویل سے مربی لکھتے ہیں کہ ایک غریب احمدی دوست آلیپا صاحب مزدوری کرتے ہیں ہر ماہ چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں جب ہم نے وقف جدید کے چندے کا اعلان کیا تو کہتے ہیں کہ میرے پاس صرف دو ہزار فرانک سیفا تھا اور کہیں کام بھی نہیں مل رہا تھا۔ میں نے (بیت الذکر) میں جا کر دو نوافل ادا کئے اور صدر صاحب کو جا کر وہ دو ہزار فرانک جو موجود تھے وہ چندہ دے دیا۔ کہتے ہیں کہ شام کو مجھے ایک شخص نے جس کے لئے میں نے ایک عرصہ پہلے مزدوری کی تھی لیکن اس نے مجھے ادائیگی نہیں کی تھی بیس ہزار فرانک سیفا بھجوا دیا۔ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ چندے کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اسے مجبور کیا کہ وہ مجھے میری رقم ادا کر دے اور اس طرح دس گنا بڑھا کے اللہ تعالیٰ نے رقم ادا کروادی۔

س: کانگو کنشاسا سے مصطفیٰ صاحب نے اپنی ہمشیرہ کا مالی قربانی کے نتیجہ میں صحت یابی کا کون سا واقعہ بیان کیا؟

ج: فرمایا! کانگو کنشاسا کے ہی مربی لکھتے ہیں صوبہ بکونگو سے کہ مبانزا گونگو جماعت کے رہائشی مصطفیٰ صاحب ہیں۔ اس سال رمضان میں انہوں نے بیعت کی۔ اس دوران ان کی بہن جو کہ عیسائی تھی بہت بیمار رہنے لگی اور ایک بڑی رقم ان کے علاج کے لئے صرف ہونے لگی چنانچہ اسی ماہ جب انہوں نے (بیت الذکر) میں مالی قربانی کی تحریک سنی تو چندہ ادا کیا اور اپنی بہن کی طرف سے بھی صحت کی دعا کرتے ہوئے چندہ ادا کر دیا۔ چنانچہ اس کے بعد ان کی بہن صحت یاب ہوگئیں۔ یہ خود کہتے ہیں کہ سب کچھ مالی قربانی کی برکت ہے جو خدا کی راہ میں کی۔

س: کشمیر ہندوستان کے احمدیوں کی مالی قربانیوں کے حوالہ سے کیا بیان ہوا؟

ج: فرمایا! ہندوستان کے کشمیر کے انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ دنوں ستمبر میں صوبہ کشمیر میں جو سیلاب آیا تھا اس سے شہر سری نگر کے تقریباً تمام احمدی گھر متاثر ہوئے تھے۔ پانی اس قدر تھا کہ دو منزلہ مکان تک پانی میں ڈوب گئے تھے۔ کہتے ہیں جب میں دورے پر جماعت سری نگر پہنچا تو پریشان تھا کہ اب سری نگر جماعت کے چندوں کی سو فیصد وصولی نہیں ہو سکے گی کیونکہ لوگ اپنے مکانوں کی چھتوں پر رہنے پر مجبور ہیں۔ ان کے پورے گھروں میں کیچڑ وغیرہ بھر گیا تھا اور سارے مکان بری حالت میں تھے۔ تو انسپکٹر صاحب کہتے ہیں جب کسی بھی گھر جاتا تو یہ کہنے کی ہمت نہیں پاتا تھا کہ چندوں کی وصولی کے لئے آیا ہوں۔ لیکن لوگ خود ہی مجھے دیکھ کر چندے کے بارے میں پوچھتے اور میں حیران رہ گیا کہ لوگ بڑی خوشی سے اپنے بقائے چندے ادا کر رہے ہیں اور ان کے چہروں پر اتنی تکلیف کے باوجود کوئی شکن تک نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سری نگر کا بجٹ مکمل ہوگیا۔ یہ نظارہ دیکھ کر آنکھیں بھر آتی ہیں۔ حقیقت میں حضرت مسیح موعود کی پیاری جماعت کو دیکھ کر ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

س: انڈیا کے ایک احمدی نوجوان کو مالی قربانی کی وجہ سے کس طرح اللہ تعالیٰ نے کاروبار میں ترقی سے نوازا؟

ج: فرمایا! انڈیا سے قمر الدین صاحب انسپکٹر کہتے ہیں کیرالہ کے صوبہ میں مالی سال کے شروع میں وقف جدید کا بجٹ بنانے کے سلسلے میں ایک جماعت میں پہنچا جہاں ایک چھبیس سالہ نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ موصوف نے کہا کہ میں نے انٹیریئر ڈیزائننگ میں پڑھائی مکمل کی ہے اور اپنے والد صاحب کے ساتھ کاروبار شروع کرنے لگا ہوں۔ چندہ وقف جدید کی اہمیت کے بارے میں ان کو بتایا تو اسی وقت موصوف نوجوان نے دو لاکھ روپیہ اپنا بجٹ لکھوایا اور کہا کہ اب کام شروع کیا

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر وپرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ...... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ...... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب

مقصد حیات انسانی کے حصول کے ذرائع

''چاہئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار۔ ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے''

زندگی کیا ہے؟ زندگی کا مقصد کیا ہے؟ مقصد زندگی کے حصول کے ذرائع کیا ہیں؟ وہ کون سے زینے ہیں جن پر چڑھ کر انسان اپنی زندگی کے مقصد کو پا سکتا ہے؟ زندگی جسم کی متحرک اور فعال صفات کا نام ہے۔ زندگی دو طرح کی ہے۔ جسمانی زندگی اور روحانی زندگی۔ اصل زندگی روحانی ہے۔ بشرطیکہ وہ صراط مستقیم پر قائم اور استوار ہو۔ مقصد زندگی کے بارہ میں مختلف زاویہ ہائے فکرونظر ہیں۔ مثلاً ایک گروہ انسانی اسے ''زیستن برائے خوردن'' کا نام دیتا ہے اور اس فریب خوردہ خیال کو اپنے ذہنوں میں سمائے بیٹھا ہے اور ان کا بلند وبانگ نعرہ یہ ہے کہ ''بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست''۔ اس لئے یہ گروہ دنیاوی عیش وعشرت کا ہی دلدادہ ہے اور اسے ہی زندگی کا مقصد تصور کئے بیٹھا ہے۔

ایک دوسرا فریق ہے جو زندگی کے مقصد کو ''خوردن برائے زیستن وذکر کردن'' گردانتا ہے۔ یعنی زندگی کا مقصد بندہ درگاہ باری تعالیٰ بننا ہے۔ عبودیت ہی حقیقی مقصد زندگی ہے۔

فرقان حمید میں بھی اللہ تعالیٰ انسانی پیدائش کا مقصد بندگی اور عبادت کو قرار دیتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ایک انسان ''کامل انسان'' کے مقام ومرتبہ پر فائز ہوجاتا ہے۔ ''نفس مطمئنہ'' کہلا کر خدا کے بندوں میں داخل ہوجاتا ہے اور حیات جاودانی پالیتا ہے۔

زندگی کے مقصد ''عبودیت تامّہ'' کے حصول کے ذرائع کیا ہیں؟ جن کو درجہ بدرجہ اختیار کر کے انسان منزل عالی تک پہنچ جائے۔ حصول مقصد کے ذرائع کو زیر بحث لانے سے قبل ضروری ہے کہ فطرت انسانی کی ہیئت وترکیب کا جائزہ لیا جائے کیونکہ نیکی اور برائی کے چشمے بھی اسی سے پھوٹتے اور نشوونما اور ترقی پاتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فطرت انسانی کی حقیقت کو اس طرح اجاگر فرماتے ہیں۔

''انسانی فطرت ایک ایسے درخت کی طرح واقع ہے۔ جس کے ایک حصہ کی شاخیں نجاست اور پیشاب کے گڑھے میں غرق ہیں اور دوسرے حصے کی شاخیں ایک ایسے حوض میں پڑتی ہیں۔ جو کیوڑہ اور گلاب اور دوسری لطیف خوشبوؤں سے پر ہے اور ہر ایک حصے کی طرف سے جب کوئی ہوا چلتی ہے تو بدبو یا خوشبو کو جیسی صورت ہو پھیلا دیتی ہے۔ اسی طرح نفسانی جذبات کی ہوا بدبو ظاہر کرتی ہے اور رحمانی نفحات کی ہوا پوشیدہ خوشبو کو پیرایۂ ظہور وبروز پہنائی ہے۔ پس اگر رحمانی ہوا کے چلنے میں جو آسمان سے اترتی ہے روک ہوجائے تو انسان نفسانی جذبات کی تند وتیز ہواؤں کے ہر طرف سے طمانچے کھا کر اوران کی بدبوؤں کے نیچے دب کر ایسا خدائے تعالیٰ سے منہ پھیر لیتا ہے۔ کہ شیطان مجسم بن جاتا ہے اور اسفل السافلین میں گرایا جاتا ہے اور کوئی نیکی اس کے اندر نہیں رہتی اور کفر اور معصیت اور فسق وفجور اور تمام رذائل کے زہروں سے آخر ہلاک ہوجاتا ہے اور زندگی اس کی جہنمی ہوتی ہے اور آخر مرنے کے بعد جہنم میں گرتا ہے اور اگر خدا تعالیٰ کا فضل دستگیر ہو اور نفحات الٰہیہ اس کے صاف اور معطر کرنے کے لئے آسمان سے چلیں اور اس کی روح کو اپنی خاص تربیت سے دمبدم نورانیت اور تازگی اور پاک طاقت بخشیں۔ تو وہ طاقت بالا سے قوت پا کر اس قدر اوپر کی طرف کھینچا جاتا ہے کہ فرشتوں کے مقام سے بھی اوپر گزر جاتا ہے۔''

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 26)

مقتضائے فطرت کے حوالہ سے لازم ہے کہ فطرت انسانی کے درخت کی ان شاخوں کو کاٹا جائے جو نجاست کے گڑھے میں پڑی ہیں اور ان شاخوں کی پرورش و پرداخت کی جائے جو لطیف خوشبوؤں کے حوض میں زیر آب ہیں تاکہ زندگی کے مقصد کو حاصل کیا جاسکے اور وہ ذرائع یہ ہیں جو فطرت انسانی کے درخت کی دونوں شاخوں کی خراش تراش کر کے زندگی کے مقصد کی منزل تک پہنچا دینے والے ہیں۔ انسان کی فطرت میں جو تکبر، نخوت، لاپرواہی، لاابالی پن اور انانیت کا مادہ ہے۔ وہ اسے زندگی کے مقصد کے حصول سے دور کر دیتا ہے اور طرح طرح کی برائیاں ان کے نتیجے میں جنم لیتی اور پروان چڑھتی ہیں۔ اس لئے اس زہریلے مادہ کا تریاق خشیت، انکساری اور فروتنی ہے۔ زندگی کے مقصد کو پانے کا پہلا زینہ جس پر انسان کو قدم رکھنا ہے۔ وہ اپنے قلب وجگر میں خشیت الٰہی پیدا کرنا ہے۔ سوز وگداز، تپش وحرارت اور فروتنی وخاکساری اور عجز وانکسار فطرت انسانی کا لازمہ ہے۔ جب محرکات خارجیہ پیدا ہوتے ہیں تو یہ وجود میں آجاتی ہے۔ خشیت الٰہی کی محرک معرفت الٰہی ہے اور معرفت الٰہی دو باتوں پر منحصر ہے جو خوف اور محبت ہیں۔ اللہ کی صفات ہیبت وجبروت اور قہاری انسان میں خوف الٰہی پیدا کرتی ہیں اور انسان گناہوں سے کنارہ کش ہوجاتا ہے۔ جبکہ محبت الٰہی اللہ تعالیٰ کے انعامات، آلآءَ ونعماء اور احسانوں کو یاد کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ تو یاد الٰہی میں اول قدم خشیت کو ہے۔ پر وہ پہلی منزل ہے جو عبودیت کے سلسلہ میں ایک انسان کو طے کرنی پڑتی ہے اور یہ بات تبھی ہوسکتی ہے۔ جب انسان تکبر، نخوت اور انانیت کو ترک کردے۔

زندگی کے مقصد کو پانے کیلئے دوسرا بڑا ذریعہ جو ایک انسان کو اختیار کرنا ہوتا ہے وہ ہے لغویات سے پرہیز، لغویات مختلف طرح کی ہوتی ہیں۔ مثلاً لغو محرکات، لغو صحبتیں، لغو باتیں اور لغو مشاغل وغیرہ۔ کیونکہ لغویات انسان کو اصل ہدف سے دور کر دیتی ہیں اور وہ قوتیں اور توانائیاں جو اسے مجاہدات کی شکل میں صرف کرنی تھیں۔ وہ ضائع ہوگئیں اور انسان حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے محروم وقاصر رہا۔ لغویات سے اجتناب ''نہ کر'' کے زمرۂ اخلاق میں آتا ہے۔

تیسرا ذریعہ جو حصول مقصد زندگی میں ممدومعاون ہے۔ وہ بخل کی پلیدی ونجاست اور ناپاکی سے باہر نکلنا ہے اور مال کو راہ مولیٰ میں زکوٰۃ ہی کی صورت میں نہیں بلکہ ہر دینی ضرورت کے وقت خرچ کرنے پر مستعد اور تیار رہنا ہے۔ چونکہ انسان بڑی محنت شاقہ سے مال کماتا ہے اور اسے خرچ کرنے میں ہچکچاہٹ دکھاتا ہے۔ بخل سے کام لیتا ہے۔ انسان موقع ومحل کے مطابق مال کے خرچ کرنے میں تامل ظاہر کرتا ہے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے مال کو ''فتنہ'' قرار دیا ہے۔ اس ''فتنہ'' سے نجات اور خلاصی کے لئے لازم ہے کہ راہ خدا میں اسے ہر ضرورت کے وقت خرچ کیا جائے تاکہ انسان کے اندر سے بخل کا مرض دور ہو۔ خدا تعالیٰ کی صفت رزاقیت پر قوی ایمان وعمل بیماریٔ بخل کا مداوہ ہے۔

چوتھا ذریعہ اسی سلسلہ میں شہوات محرمہ سے بچنا ہے۔ شہوات نفسانیہ ایک شدید طوفان اور سیل کی مانند ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود اس کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

''جو شخص شہوات نفسانیہ محرمہ کے پنجہ میں اسیر ہے۔ وہ ایک اژدہا کے منہ میں ہے۔ جو نہایت خطرناک زہر رکھتا ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 237)

شرمگاہوں کی حفاظت ہی شہوات نفسانیہ سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔ اس نفسانی جذبہ کو ہوا دینے اور بھڑکانے میں کئی عوامل کارفرما ہیں۔ مثلاً فحش لٹریچر، افسانے، ناول، ڈرامے، ٹی وی پروگرامز، انٹرنیٹ اور سیل فونز کا غلط استعمال اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔ خلاصہ یہ کہ پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کا منفی کردار موجود دور میں اس آلودگی کو بیدار کرنے میں اہم کردار ہیں۔

ترک نفس جیسے دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ع

ترک رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

وہ منزل سلوک ہے جو ایک سالک کو مقصد حیات کے قریب تر لے آتی ہے۔ خالق کائنات نے انسان کو فنا فی اللہ ہونے کے جوہر سے نوازا ہوا ہے۔ اس لئے کہ انسان کی فطرت میں محبت الٰہی کی تخم ریزی ازل سے ہی کر دی گئی ہے۔ مزید برآں اللہ تعالیٰ عزوجل نے انسان کو ''ظلومیت اور جہولیت'' کی صفات حسنہ سے بھی متصف کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی پیش کردہ امانت کو اٹھانے پر تیار ہوگیا جبکہ آسمان وزمین اور پہاڑوں نے اسے بارگراں سمجھتے ہوئے اسے اٹھانے سے بارگاہ الٰہی میں صریحاً انکار کر دیا تھا۔

بعض لوگ ظلوم وجہول کو مقام ذم خیال کرتے ہیں حالانکہ حقیقت اس کے برخلاف ہے۔ ان لفظوں کے حقیقی مفہوم سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے وہ اس گرداب میں پھنسے ہوئے ہیں۔ حقیقت حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فطرت انسانی میں یہ وصف رکھا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس پر سختی کرسکتا ہے۔ اسے ''ظلم'' کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اسی طرح انسان محبت الٰہی میں سب کچھ فراموش کرسکتا ہے۔ اس صفت اور خوبی کو جہول کا نام دیا گیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود ان الفاظ کی تشریح میں تحریر فرماتے ہیں۔

''یہ دونوں لفظ انسان کے لئے محل مدح میں ہیں نہ محل مذمت میں اور ان کے معنے یہ ہیں کہ انسان کی فطرت میں ایک صفت تھی کہ وہ خدا کے لئے اپنے نفس پر ظلم اور سختی کرسکتا تھا اور ایسا خدا تعالیٰ کی طرف جھک سکتا تھا کہ اپنے نفس کو فراموش کردے۔ اس لئے اس نے منظور کیا کہ اپنے تمام وجود کو امانت کی طرح پاوے اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کردے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 239)

ترک نفس کی شرح میں حضرت اقدس مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

''مومن کا کام یہ ہے کہ نفس کو بھی ترک کردے اور اس کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھ کر خدا تعالیٰ کی طرف واپس کرے۔ اور خدا کے کاموں میں اپنے نفس کو وقف کر کے اس سے خدمت لے اور خدا کی راہ میں بذل نفس کرنے کا ارادہ رکھے اور اپنے نفس کی نفی وجود کے لئے کوشش کرے۔ کیونکہ جب تک نفس کا وجود باقی ہے۔ گناہ کرنے کے لئے جذبات بھی باقی ہیں۔ جو تقویٰ کے برخلاف ہیں۔ اور نیز جب تک وجود نفس باقی ہے۔ ممکن نہیں کہ انسان تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مار سکے یا پورے طور پر خدا کی امانتوں اور عہدوں یا مخلوق کی امانتوں اور عہدوں کو ادا کرسکے۔ لیکن جیسا کہ بخل بغیر توکل اور خدا کی رازقیت پر ایمان لانے کے ترک نہیں ہوسکتا اور شہوات نفسانیہ محرمہ بغیر استیلاء ہیبت اور عظمت الٰہی اور لذات روحانیہ کے چھوٹ نہیں سکتیں۔ ایسا ہی یہ مرتبہ عظمیٰ کو ترک نفس کر کے تمام امانتیں خدا تعالیٰ کی اس کو واپس دی جائیں کبھی حاصل نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ ایک تیز آندھی عشق الٰہی کی چل کر کسی کو اس کی راہ میں دیوانہ نہ بنادے۔ یہ تو درحقیقت عشق الٰہی کے مستوں اور دیوانوں کے کام ہیں۔ دنیا کے عقلمندوں کے کام نہیں۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 238-239)

یہ وہ پانچواں مرحلہ ہے جو مقصد زندگی حاصل کرنے کے لئے طے کرنا پڑتا ہے۔

باقی صفحہ 4 پر

مرسلہ: مکرم زکریا ورک صاحب کینیڈا

سوئٹزرلینڈ میں تاریخی جوتوں کی نمائش

سوئٹزرلینڈ کے شہر بازل کے میوزیم Spielzug welten میں نومبر 2014ء میں جوتوں کی نمائش منعقد ہوئی جس میں جوتوں کی تین ہزار سالہ تاریخ کو بیان کیا گیا۔ اس نمائش میں مردوں، عورتوں، بچوں کے 200 پرانے جوتے نمائش کیلئے رکھے گئے۔ نمائش کا نام ہسٹری انڈر یور فیٹ (History Under your Feet) تھا۔

انسانی تاریخ میں جوتوں نے نہ صرف انسانوں کے پاؤں کے تلووں کو محفوظ رکھا ہے بلکہ جوتوں سے انسان کے سوشل مقام کا پتہ بھی لگایا جاتا تھا۔ یا یہ کہ خاص قسم کے جوتے پہننے والا کس سوشل گروپ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نمائش میں سب سے پرانے جوتے کا تعلق مصر سے ہے جو ایک ہزار سال قبل مسیح کا ہے۔

ابتدائے تاریخ سے عورتوں کا تعلق چیزوں کے جمع کرنے سے رہا ہے جبکہ مردوں کا تعلق شکار سے رہا ہے۔ نمائش کے ارباب اختیار کا کہنا ہے کہ شاید یہی وجہ ہے کہ عورتوں اور مردوں میں یہ اختلاف رہا ہے کہ کسی کے پاس کتنے جوتے ہونے چاہئیں۔ یورپ میں کئے جانے والے ایک سروے کے مطابق ہر پانچ میں سے ایک عورت کے پاس 20 جوتے ہوتے ہیں۔ جبکہ مردوں میں یہ تناسب ہر بیس میں سے ایک کے پاس اتنے جوتے ہوتے ہیں۔

قدیم مصر میں صرف فرعونوں کو چاندی یا سونے کی پلیٹنگ والے سینڈلز پہننے کی اجازت ہوتی تھی۔ جبکہ عوام الناس ننگے پاؤں گھومتے پھرتے تھے۔ قدیم یونان میں 700 قبل مسیح کے لگ بھگ ایک قانون جاری کیا گیا کہ سینڈلز پر کون ہیرے جواہر لگوا سکتا ہے۔ رومن ایمپائر میں ایسی واضح ہدایات موجود تھیں کہ کون کس قسم کے جوتے پہن سکتا اور ان کو کس طرح ڈیکوریٹ کیا جا سکتا ہے۔ عہد وسطیٰ میں لمبی چونچ والے جوتے کی نوک (ٹپ) کے سائز سے یہ پتہ لگایا جاتا تھا کہ پہننے والے کی سوشل سٹینڈنگ کیا ہے۔ فرانس کے بادشاہ لوئیس سولہ XIV کے دور حیات 1643-1715ء میں صرف بادشاہ اور اشرافیہ سرخ ایڑی والے جوتے پہن سکتے تھے۔

جہاں جوتوں کی اقسام سے انسان کے رتبہ اور دولت کا پتہ چلتا تھا وہاں ارادی طور پر جوتے اتارنے کو بھی خاص مقام حاصل تھا۔ اس سے انسان کی عاجزی، ندامت اور پشیمانی کا اظہار ہوتا ہے۔ متعدد تہذیبوں میں یہ عام رواج تھا کہ جب لوگ دیوتاؤں کے سامنے حاضر ہوتے تو جوتوں کے بغیر ہوتے تھے۔

دنیا میں سب سے زیادہ تعداد میں تاریخی جوتے برطانیہ کے Northampton Museum & Art Gellery میں ہیں۔ ٹورانٹو کے باٹا میوزیم میں یورپ میں انیسویں صدی کے عورتوں کے جوتے رکھے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا کے مشہور کھلاڑیوں، ایکٹرز، سنگرز کے جوتے نمائش کیلئے موجود ہیں۔ اسی طرح امریکہ کے اصل باشندوں یعنی ریڈ انڈینز کے مختلف قبائل ہیوران، چیروکی، اپاچی اور لاکوٹا، سولہویں، سترھویں اور اٹھارہویں صدی میں جو دیدہ زیب جوتے پہنتے تھے موجود ہیں۔

بقیہ از صفحہ 3: مقصد حیات انسانی

چھٹا ذریعہ حصول مقصد حیات انسانی کا یہ ہے۔ جب ایک انسان کی محبت ذاتیہ اپنے کمال وعروج کو پہنچ کر اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتیہ کو اپنی جانب جذب کرنے کے واسطے کوشاں ہوتی ہے۔ اور اسے اپنے اندر جذب کر لیتی ہے۔ سلوک کی یہ منزل محبت الٰہی کہلاتی ہے۔ کیونکہ اس مقام پر عنایات الٰہیہ انسان کے شامل حال ہوتی ہیں۔ جو محض فضل و احسان باری تعالیٰ کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اس مقام سلوک کی تفسیر حضرت مسیح موعود یوں بیان فرماتے ہیں۔

’’مومن کی محبت ذاتیہ اپنے کمال کو پہنچ کر اللہ جل شانہٗ کی محبت ذاتیہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب خدا تعالیٰ کی وہ محبت ذاتی مومن کے اندر داخل ہوتی ہے اور اس پر احاطہ کرتی ہے۔ جس سے ایک نئی اور فوق العادت طاقت مومن کو ملتی ہے اور وہ ایمانی طاقت ایمان میں ایک ایسی زندگی پیدا کرتی ہے جیسے ایک قالب بے جان میں روح داخل ہوجاتی ہے۔ بلکہ وہ مومن میں داخل ہو کر درحقیقت ایک روح کا کام کرتی ہے۔ تمام قویٰ میں اس سے ایک نور پیدا ہوتا ہے اور روح القدس کی تائید ایسے مومن کے شامل حال ہوتی ہے کہ وہ باتیں اور وہ علوم جو انسانی طاقت سے برتر ہیں وہ اس درجہ کے مومن پر کھولے جاتے ہیں اور اس درجہ کا مومن ایمانی ترقیات کے تمام مراتب طے کر کے ان ظلی کمالات کی وجہ سے جو حضرت عزت کے کمالات سے اس کو ملتے ہیں آسمان پر خلیفۃ اللہ کا لقب پاتا ہے۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 241)

یہ وہ مراحل ستہ ہیں جو احکام الٰہی کی روشنی میں اگر انسان طے کرے تو تب اپنی پیدائش کی غرض و غایت کو حاصل کر سکتا ہے۔ اگر خلاصۃً اس مضمون کو بیان کرنا ہو تو اس کا بہترین اظہار حضرت مسیح موعود کے اس شعر میں ملتا ہے۔

چاہئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے

مکرم ڈاکٹر عبدالباری ملک صاحب

مکرم اللہ دتہ احمدی صاحب کا ذکر خیر

مکرم اللہ دتہ احمدی صاحب 24 مئی 2014ء کی صبح بریڈفورڈ کے نواحی قصبہ کیتھلے میں مختصر علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 101 سال اور چار ماہ تھی، اس لحاظ سے آپ یوکے جماعت کے سب سے عمر رسیدہ بزرگ تھے۔ 48 سال تک یارکشائر میں مقیم رہے اور مقامی جماعتوں سے آپ نے ہمیشہ مضبوط تعلق قائم رکھا۔

آپ کی پیدائش ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے نواحی گاؤں ترسکہ میں ہوئی۔ عمر کے ابتدائی سال آپ نے اپنے گاؤں میں ہی گزارے، آپ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے قادیان میں محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ٹھیکیدار صدرالدین صاحب کے ساتھ پڑھایا۔ آپ کی بیگم صاحبہ محترم نذیر احمد ڈار صاحب مرحوم جنرل سیکرٹری لندن جماعت و سیکرٹری امور عامہ یوکے کی بیگم صاحبہ اور محترم خواجہ محمد امین صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی بیگم کی بہن تھیں۔ شادی کے بعد آپ قادیان میں قیام پذیر ہوگئے۔ 1949ء میں آپ اپنے دوست اور خاکسار کے والد صاحب مکرمی عبدالخالق ملک کے ساتھ مشرقی افریقہ روانہ ہوگئے اور کینیا کے شہر کسوموں میں رہائش اختیار کی، یہاں کی بیت احمدیہ کی تعمیر میں آپ دونوں نے روزانہ شام کو اپنی نوکریوں سے فارغ ہو کر وقار عمل کر کے اور اپنے ہاتھوں سے تعمیر کے کام سرانجام دے کر بھرپور حصہ لیا۔ بعد میں آپ یوگنڈا میں چند سال رہے اور یہاں بھی آپ کا جماعت سے بہت مضبوط تعلق قائم رہا۔

1959ء میں آپ پاکستان چلے گئے اور کچھ عرصہ تک اپنے گاؤں ترسکہ میں قیام کے بعد 1966ء میں آپ انگلستان پہنچے اور بریڈفورڈ کو اپنا گھر بنایا۔ ایک لمبا عرصہ بریڈفورڈ میں قیام کے بعد کچھ عرصہ آپ کا قیام باٹلے میں رہا اور آپ سپین ویلی جماعت کے ممبر رہے، اسی طرح چند سالوں سے آپ کا قیام کیتھلے میں تھا اس طرح آپ کیتھلے جماعت کے ممبر رہے۔ زیادہ عرصہ آپ بریڈفورڈ جماعت کے ممبر رہے۔ آپ نے ہمیشہ ہر جگہ جماعت سے بہت مضبوط وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا۔ ابتدائی ایام میں آپ کو جماعت بریڈفورڈ کے سیکرٹری مال کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق ملی، اسی طرح مختلف اوقات میں آپ مختلف حیثیتوں میں جماعتی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ کی ساری اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت سے مضبوط تعلق اور خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے۔

محترم اللہ دتہ صاحب انتہائی مخلص، شفیق، ہمدرد اور ہر کسی سے پیار کرنے والے اور گرمجوشی سے پیش آنے والی شخصیت کے مالک تھے۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور ہر ماہ کے آغاز میں اپنا پورا چندہ خود سیکرٹری مال کو بلا کر دیتے۔ مالی قربانیوں میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ ہر مالی تحریک میں حصہ لینے کی کوشش کرتے۔ بیت الفتوح لندن، بیت المہدی بریڈفورڈ، کیتھلے، ہڈرزفیلڈ اور سپین ویلی کی بیوت الذکر کی تحاریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اپنے گاؤں ترسکہ میں خود بیت الذکر تعمیر کروانے کا اعزاز ملا۔

آپ ہمیشہ ہر ملنے والے سے بڑی شفقت اور پیار سے پیش آتے۔ کسی کی بیماری، وفات، شادی بیاہ اور ہر خوشی غمی کے موقع پر خود عزیزوں اور ملنے والوں کے گھر چلے جاتے۔ بیماری کے دوران بھی آپ نے ہر شخص کے ساتھ بذریعہ فون تعلق رکھا۔

آخری عمر تک اپنے کام بھی خود کرتے اور گھر میں مرمت وغیرہ کے کام بھی خود کر لیتے، گھر میں سبزیاں اگاتے اور پھل دار درخت لگاتے۔ آپ کی وفات سے چند دن پہلے خاکسار کو یہ پیغام ملا کہ آپ یاد فرما رہے ہیں۔ خاکسار اپنی بیگم کے ہمراہ آپ سے ملنے آپ کے گھر گیا تو باوجود انتہائی کمزوری کے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ مجھے اُٹھا کر بٹھا دو۔ قریباً ایک گھنٹے تک حال احوال دریافت فرماتے رہے، ہمارے ہر بچے اور پوتوں اور نواسی کے متعلق دریافت فرمایا۔

آپ کی نماز جنازہ 28 مئی 2014ء کو بیت المہدی بریڈفورڈ میں ادا کی گئی جس میں بریڈفورڈ، لیڈز، کیتھلے، لندن، اسلام آباد، سپین ویلی، ہڈرزفیلڈ اور دوسری جماعتوں کے احباب جماعت و خواتین کثرت سے شامل ہوئے، بہت سے غیر از جماعت دوست بھی اس موقع پر موجود تھے۔ اسی شام آپ کے جسد خاکی کو مانچسٹر ایئرپورٹ سے پاکستان روانہ کیا گیا۔ ربوہ میں 29 مئی 2014ء کو بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ نماز جنازہ کے بعد آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ آپ نے اپنے لواحقین میں تین بیٹے مکرم صفی اللہ صاحب، مقصود احمد صاحب، داؤد احمد صاحب اور دو بیٹیاں محترمہ بشریٰ صاحبہ اور فرحت صاحبہ اور 10 پوتے اور نواسے نواسیاں اور 16 پڑپوتے اور پڑنواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔

آخر میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم اللہ دتہ احمدی صاحب کے درجات بہت بلند فرمائے اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین

مکرم انور احمد مبشر صاحب

میرے دادا مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب کا ذکر خیر

مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب خاکسار کے دادا جان تھے۔ آپ کی ولادت 1870ء میں ہوئی۔ آپ نے 1930ء میں بیعت کی۔ آپ نظام وصیت میں بھی شامل تھے۔

بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ نمبر 5 میں مدفون ہیں۔ دفتر تحریک جدید اول کے مجاہدین میں بھی شامل ہیں۔

ہمارے گاؤں مرل کے لوگ مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب کو بابا ڈھونڈا کے نام سے پکارتے تھے۔ آپ ایک ہمدرد متوکل صابر اور خوش مزاج انسان تھے ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھنے والے تھے۔ ہر چھوٹے اور بڑے سے انتہائی شفقت سے پیش آتے تھے۔ زندہ دل انسان تھے۔ اپنے گاؤں مرل ضلع سیالکوٹ میں اکیلے احمدی تھے۔ نڈر، پُر جوش داعی الی اللہ تھے۔ خلافت احمدیہ سے فدائیت کی حد تک تعلق رکھتے تھے۔ آپ خدا کے فضل سے صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ اپنے گاؤں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے پیدل تشریف لے جاتے تھے۔

انہوں نے اپنے گاؤں میں اور اردگرد جب دعوت الی اللہ کا سلسلہ شروع کیا تو سخت مخالفت شروع ہوگئی حتیٰ کہ گاؤں میں ان کا پانی بھی بند کر دیا گیا۔ کوئی پرواہ کئے بغیر دعوت الی اللہ میں مصروف رہے۔ جب گاؤں کے لوگوں نے ان کا پانی بند کیا تو مشرق کی طرف مقامی قبرستان میں چھوٹی چھوٹی چھپڑیاں صاف شفاف پانی سے بھری ہوتی تھیں۔ وہاں سے پانی لے کر آتے تھے اور استعمال کرتے تھے۔ حتیٰ کہ گاؤں والوں نے ان چھپڑیوں کے پانی کو بھی گندہ کرنا شروع کر دیا۔ پھر بھی آپ نہیں گھبرائے اور پُر جوش دعوت الی اللہ کرتے رہے اور پایہ ثبات میں لغزش نہیں آنے دی۔

خدا سے یہ دعا کرتے تھے کہ اے خدا! گاؤں میں سے کوئی احمدی کر دے۔ مقامی لوگوں نے ان کا مسجد میں داخلہ بند کر دیا۔ تو انہوں نے گاؤں سے مشرقی جانب جگہ خرید کر چبوترا بنا دیا وہاں جا کر عبادت کرتے۔ یہ جگہ بعد میں بابا کی بیت الذکر کے نام سے مشہور ہوگئی تھی۔ آخر خدا تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کر لی اور چند احباب نے بیعت کر لی اور جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئے۔

دعوت الی اللہ کے حوالے سے ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔ ہمارے گاؤں سے تقریباً 2 کلومیٹر ایک گاؤں گڈ گور ہے۔ اپنے مقامی نو مبائعین احمدیوں کو کہنے لگے کہ آؤ اس گاؤں میں دعوت الی اللہ کرنے جائیں۔ انہوں نے شائد ذاتی مصروفیت یا حالات کی وجہ سے معذرت کر لی اور ان کو بھی کہا کہ تم بھی نہ جاؤ بھائی جی حالات ٹھیک نہیں ہیں مگر انہوں نے کہا میں تو جاؤں گا۔ اکیلے ہی گڈ گور میں دعوت الی اللہ کے لئے چلے گئے۔ میرے دادا جان سر پر پگڑی باندھتے تھے اور ہاتھ میں چھڑی رکھتے تھے۔ جب انہوں نے دعوت الی اللہ جا کر شروع کی وہاں کے غیر از جماعت نے لوگوں کو بھڑکایا کہ اس بابے کو مارو۔ لوگوں نے بابا جی کو گوبر سے مارنا شروع کر دیا اور چھوٹے پتھروں سے بھی۔ لیکن وہ نہ گھبرائے۔ مار کھاتے ہوئے انہوں نے ایک فقرہ بولا کہ کہاں برہان الدین صاحب جہلمی اور میں ناچیز کہاں۔ ان کے گاؤں کے احمدی احباب کو پتہ چلا کہ میاں محمد عبداللہ عرف بابا ڈھونڈا کو گڈ گور والوں نے بہت مارا اور زخمی کر دیا ہے۔ تو مقامی احمدی ان کو لینے کے لئے چلے گئے۔ ابھی راستے میں جا رہے تھے تو دیکھا کہ بابا جی آگے سے واپس آرہے تھے۔ اپنی چھڑی پر قمیص لٹکائی ہوئی تھی۔ جب انہوں نے دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم نے سنا تھا کہ بھائی جی آپ کو بہت مار پڑی ہے اور زخمی ہیں ہم تو آپ کو لینے جا رہے تھے۔ تو بابا جی نے ان کو جواب دیا آج تو دعوت الی اللہ کا بہت ہی مزہ آیا ہے مجھے تو برہان الدین جہلمی صاحب کا مار کھاتے کھاتے واقعہ یاد آیا تھا تو میں بہت خوش ہوا۔ بہر حال پھر سب گاؤں واپس آگئے۔ گاؤں مرل میں اب بھی غیر از جماعت اور احمدی احباب یہی کہتے ہیں کہ بابا جی کی دعوت الی اللہ سے مرل میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے گاؤں مرل میں احمدیوں کے 18 گھر ہیں۔

ایک دفعہ یہ جموں ریاست میں گئے تو وہاں رات پڑ گئی۔ رات گزارنے کے لئے وہاں کی ایک مسجد میں گئے تو وہاں ایک آدمی دیکھا جس کے اردگرد لوگ بیٹھے ہوئے تھے جو کہ پیر تھا اور بہت خاطر مدارات کر رہے تھے۔ جب بابا جی نے سارا ماجرا دیکھا تو انہوں نے ایک فقرہ بولا کہ سب چور ہی چور ہیں۔ یہ فقرہ سن کر وہ پیر گھبرا گیا اور بابا جی کے پیروں میں گر گیا اور کہنے لگا کہ میرا بھید نہ کھولنا۔ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میں چور ہوں۔ آپ تو بہت پہنچے ہوئے ہیں اس پیر نے آپ کی بہت خدمت کی۔ آپ وہاں ایک رات رہے اور پھر واپس آگئے۔ یہ واقعہ غیر از جماعت اور احمدی احباب بھی اب ایک دوسرے کو سناتے ہیں۔

1953ء میں جماعت کی مخالفت جب زوروں پر تھی تو مقامی لوگ باتیں کرنے لگے کہ یہاں بھی کوئی احمدی نہیں رہے گا ہر طرف شور شرابا تھا کہ گاؤں مرل میں بھی جلوس آرہے ہیں۔ غیر از جماعت لوگ احمدیوں کو کہہ رہے تھے کہ جلوس آنے سے پہلے پہلے جماعت چھوڑ دو۔ تو میاں محمد عبداللہ احمدیوں سے کہنے لگے گھبرانے کی کوئی بات نہیں گھبراؤ نہیں یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ان کو حوصلہ دیا اور اکیلے پولیس سٹیشن چلے گئے اور پولیس لے کر آگئے۔ گاؤں کے لوگ دیکھ کر گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ بابا پولیس لے کر آیا ہے۔ اس وقت کے پولیس افسر نے کہا کہ اگر اس گاؤں مرل کے احمدیوں کو اگر کچھ ہوا یا ان کا نقصان کیا تو اس کے ذمہ دار تم لوگ ہوگے۔ پولیس جانے کے بعد امن ہوگیا اور کوئی جلوس باہر سے نہیں آیا اور نہ مقامی لوگوں نے جلوس نکالا۔ بابا جی نے اپنے احمدی احباب سے کہا کہ میں نے کہا تھا کہ کچھ بھی نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ ہماری مدد کرے گا اور کرتا رہے گا۔

آپ اپنی زندگی میں ہی یہ خواہش کیا کرتے تھے کہ خدا مجھے چلتے پھرتے ہی دنیا سے اٹھا لے۔ خدا نے ان کی یہ خواہش سو فیصد پوری کر دی۔ یہ اپنے گاؤں سے ٹھیک ٹھاک اپنے ایک احمدی دوست کو سیالکوٹ شہر میں ملنے کے لئے گئے جاتے وقت اپنے گاؤں والوں سے جس جس کو بھی ملتے یہی کہتے کہ یہ آخری ملاقات ہے تو لوگ ان کی بات پر ہنس دیتے کہ بابا جی کیا کہہ رہے ہیں۔ جب سیالکوٹ میں یہ اپنے احمدی دوست کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو طبیعت خراب ہوگئی آپ 88 سال کی عمر میں مورخہ 8 مئی 1958ء کو اپنے پیارے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ سیالکوٹ شہر سے آپ کا جسد خاکی گاؤں میں لایا گیا اور مقامی قبرستان میں امانتاً دفن کر دیا گیا اور تقریباً 6 ماہ بعد ربوہ لے جانے کے لئے نکالا گیا تو غیر از جماعت لوگوں نے کہا بابا جی کا چہرہ دکھاؤ سنا ہے کہ احمدیوں کے چہرے بگڑ جاتے ہیں جب لوگوں کے اصرار پر چہرہ دکھایا گیا تو ایک چمک سی پیدا ہوئی اور بابا جی ایسے لگ رہے تھے جیسے ابھی سوئے ہیں۔

دعا ہے کہ ان کی پاکیزہ یادوں کو ان کے لواحقین زندہ رکھنے والے ہوں۔

مکرم ارشاد احمد دانش صاحب

محترم فضل الرحمٰن خاں صاحب امیر ضلع راولپنڈی کا عشق قرآن

محترم فضل الرحمٰن خاں صاحب امیر صاحب راولپنڈی قرآن کے عاشق تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ ایک خوبی جو تڑپ کی حد تک دیکھی وہ آپ کا عشق قرآن تھا۔ ایک سے زائد میٹنگز جماعتی عاملہ و صدران خالصتاً اس لئے رکھی گئیں کہ اس میں راولپنڈی کے احباب کے لئے تعلیم القرآن کی کلاسز کا جائزہ لیا جائے۔ تفصیلی میٹنگ کے بعد پھر محترم امیر صاحب نے کمیٹی بنا کر جس میں سیکرٹری تعلیم القرآن، مربی سلسلہ اور تینوں تنظیموں کے نمائندگان کے ساتھ منصوبہ بندی کا کہا اور رپورٹ پیش کرنے کا آئندہ میٹنگ میں کہا جس میں یہ تھا کتنے احباب و مستورات و بچگان جو ابھی تک قرآن نہیں جانتے جو جانتے ہیں ان میں کتنے باترجمہ جانتے ہیں پھر ان کے سکھانے کے لئے اساتذہ اور جگہیں جہاں کلاسز ہوں تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا اور اس کو عملی جامہ بھی پہنایا۔

بار بار کہتے کہ اگر ہم نے قرآن نہیں پڑھانا تو اور کرنا کیا ہے۔ بیت العطاء کی صدر لجنہ نے رپورٹ پیش کی کہ ہماری مجلس کی 6 لجنات نے قرآن کریم باترجمہ مکمل پڑھ لیا ہے۔ تو امیر صاحب بہت خوش ہوئے اور متعدد میٹنگز میں اس کا اظہار کیا اور باقیوں کو ترغیب دلائی اور ہر خاتون کو پانچ پانچ ہزار روپے انعام دیا اور پڑھانے والی ٹیچر کو دس ہزار روپے انعام سے نوازا۔

خدام الاحمدیہ اور وقف نو کے تحت منعقد کی گئی چلڈرن کلاسز میں امیر صاحب محترم نے شرکت کی۔ جہاں ڈاکٹرز اور انجینئرز کے ساتھ تفصیلی میٹنگ ہوتی۔ وہاں اسی دلچسپی کے ساتھ بچوں کی تقریب آمین میں زیادہ خوشی سے شرکت کرتے۔ بچوں کو انعامات اور اسناد سے نوازتے۔ سیکرٹری وقف نو کو کہا کہ بچوں کی تقریب آمین کروائیں اور جماعتی سطح پر ان کو انعامات بھی دیں۔ امیر صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں سیکرٹری صاحب وقف نو نے ایک مسلسل ترتیب کے ساتھ چھوٹے چھوٹے گروپ بنا کر تقاریب منعقد کیں۔ جس میں امیر صاحب کی طرف سے ان کے دستخطوں سے اسناد سیکرٹری صاحب وقف نو نے بچوں کو دیں۔

جب ان سے کہا جاتا کلاسز تعلیم القرآن جاری ہیں تو فرماتے اچھی بات ہے لیکن نتائج بھی سامنے آنے چاہئے کتنے ہیں جنہوں نے ناظرہ، باترجمہ مکمل پڑھ لیا ہے۔ ان کی رپورٹ دیں۔ ان میں انعامات تقسیم کریں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

عاجز نے بھی جب اپنے حلقہ جات میں ہونے والی کلاسز تعلیم القرآن کے نتائج کی ایک میٹنگ میں رپورٹ پیش کی تو خوشی کا اظہار فرمایا اور اس کو جاری رکھنے کی تلقین فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے۔ انہیں اپنے مقرب بندوں میں شامل فرمائے۔ آمین

☆…………☆…………☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 118233 میں مبشر احمد شاہد

ولد ماسٹر رشید احمد قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھرکنہ ضلع وملک چکوال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-07-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:House Dharkna Chakwal Pakistani Rupee530000, 2:Motorcycle Pakistani Rupee40000۔اس وقت مجھے مبلغ 12000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مبشر احمد شاہد۔گواہ شد نمبر1 محمد قدیر ناصر ولد محمد شریف اعوان۔گواہ شد نمبر2 حمید احمد ولد ملک احمد دین۔

مسل نمبر 118234 میں طاہر احمد ارشد

ولد ماسٹر رشید احمد ارشد قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھرکنہ ضلع وملک چکوال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-07-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:House Kalar kahar Pakistani Rupee1700000, 2:Vehicle Pakistani Rupee1000000۔اس وقت مجھے مبلغ 70000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت Private مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔طاہر احمد ارشد۔گواہ شد نمبر1 محمد قدیر ناصر ولد محمد شریف اعوان۔گواہ شد نمبر2 حمید احمد ولد ملک احمد دین۔

مسل نمبر 118235 میں رافع احمد

ولد محمد نثار قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیوسٹی میر پور ضلع وملک میر پور آزاد کشمیر پاکستانی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-07-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔رافع احمد۔گواہ شد نمبر1 جاوید اقبال ولد محمد اقبال ۔گواہ شد نمبر2 محمد نثار ولد حاجی محمد اکبر۔

مسل نمبر 118236 میں طوبیٰ رفیق

بنت رفیق احمد قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیوسٹی میر پور ضلع وملک میر پور آزاد کشمیر پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-09-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔طوبیٰ رفیق۔گواہ شد نمبر1 رفیق احمد ولد اکبر علی ۔گواہ شد نمبر2 محمد اکبر انجم ولد رفیق احمد۔

مسل نمبر 118237 میں رابعہ منظور

بنت منظور احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیوسٹی میر پور ضلع وملک میر پور آزاد کشمیر پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-07-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 200 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔رابعہ منظور۔گواہ شد نمبر1 منظور احمد ولد لعل دین ۔گواہ شد نمبر2 مصور احمد ولد منظور احمد۔

مسل نمبر 118238 میں معین مقصود

ولد مقصود احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیکٹر ایف بلاک E نیوسٹی میر پور ضلع وملک میر پور آزاد کشمیر پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-07-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔معین مقصود۔گواہ شد نمبر1 محمد اکبر انجم ولد رفیق احمد ۔گواہ شد نمبر2 محمد افضل ولد محمد دین۔

مسل نمبر 118239 میں ثمرہ احسان

زوجہ محمد احسان چیمہ قوم بسرا پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھلی نواں پنڈ ضلع وملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-08-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Haq Mehr Pakistani Rupee 50000, 2:Ring 1Tola Pakistani Rupee 45000۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ۔ثمرہ احسان ۔گواہ شد نمبر1 محمد احسان چیمہ ولد محمد اسلم چیمہ۔گواہ شد نمبر2 ناصر احمد ولد عبداللطیف۔

مسل نمبر 118240 میں صفیہ امبرین

بنت مظفر احمد قوم انصاری پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خاناں میانوالی ضلع وملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-08-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1200 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ ۔صفیہ امبرین۔گواہ شد نمبر1 مظفر احمد ولد بشیر احمد۔گواہ شد نمبر2 توحید احمد ولد بشیر احمد۔

مسل نمبر 118241 میں غزالہ

زوجہ طاہر علی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ کوٹ ضلع وملک ننکانہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-07-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Jewellery Gold 5.5Tola Pakistani Rupee......., 2:Haq Mehr Pakistani Rupee30000۔ اس وقت مجھے مبلغ 2000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔غزالہ۔گواہ شد نمبر1 صدام علی ولد علی اکبر۔گواہ شد نمبر2 محمد افضال ولد محمد صدیق۔

مسل نمبر 118242 میں سامعۃ القرآن

زوجہ حسیب عاصم محمود قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلی نمبر 2 محلّہ چراغ پورہ نارووال ضلع وملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-07-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Haq Mehr 100000 Pakistani Rupee۔اس وقت مجھے مبلغ 4000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔سامعۃ القرآن ۔گواہ شد نمبر1 حسیب عاصم محمود ولد چوہدری محمود احمد ۔گواہ شد نمبر2 چوہدری نصر اللہ خان ولد چوہدری غلام نبی۔

مسل نمبر 118243 میں مصباح احمد

زوجہ احمد ایاز مبین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلی نمبر 2 محلّہ چراغ پورہ نارووال ضلع وملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-07-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Jewellery Gold1.5Tola Pakistani Rupee80000، 2:حق مہر ڈیڑھ لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔مصباح احمد۔گواہ شد نمبر1 حسیب عاصم محمود ولد چوہدری محمود احمد ۔گواہ شد نمبر2 چوہدری نصر اللہ خان ولد چوہدری غلام نبی۔

مسل نمبر 118244 میں نفیسہ سہیل

زوجہ سہیل آفتاب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چاہ بی بی والا ضلع وملک لودھراں پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-07-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Jewellery 3.25Tola Pakistani Rupee......., 2:Haq Mehr Pakistani Rupee -/100000۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ ۔نفیسہ سہیل ۔گواہ شد نمبر1 محمد سہیل آفتاب ولد غلام مصطفیٰ ۔گواہ شد نمبر2 امجد عمیر ولد غلام مصطفیٰ۔

بقیہ از صفحہ 2

ہے۔ خدا جانے وعدہ کہاں سے پورا ہوگا۔ پھر کہتے ہیں انہوں نے مجھے (حضور انور) بھی خط لکھا چنانچہ انسپکٹر صاحب کہتے ہیں جب دوبارہ وصولی کے سلسلے میں میں وہاں گیا تو انہوں نے خوشی سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی بنکوں سے مجھے انٹیریئر ڈیزائننگ کا کام ملا اور جس سے آمدنی میں بہت برکت ملی ہے اور اسی وقت انہوں نے اپنا وعدہ جو دولاکھ روپیہ تھا مکمل طور پر ادا کر دیا۔

س: فرانس کے ایک احمدی دوست کی وقف جدید میں مالی قربانی کا واقعہ درج کریں؟

ج: فرمایا! فرانس کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ ایک دوست کو جب چندہ وقف جدید کے بارے میں بتایا گیا تو کہتے ہیں کہ میرے پاس اس وقت جو بھی رقم تھی وہ ساری چندے میں دے دی۔ گھر والوں نے کہا کچھ تو رکھ لو۔ گھر کا خرچ کیسے چلے گا؟ کہتے ہیں میں نے کہا کہ وقف جدید کے چندہ کا میں نے وعدہ کیا ہوا ہے یہ تو میں نے دینا ہی دینا ہے۔ گھر کا اللہ تعالیٰ خود انتظام کرے گا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اگلے ماہ حکومت کے صحت کے ادارے کی طرف سے انہیں خط موصول ہوا کہ آپ کی میڈیکل کی رپورٹ دیکھتے ہوئے ہم نے آپ کو دو سال کا خرچ دینے کا فیصلہ کیا ہے اور اس سلسلے میں تین ماہ کی ادائیگی بھی ساتھ ہی ارسال کر دی۔ جب اس رقم کو دیکھا تو یہ اس رقم سے سوگنا زیادہ تھی جو انہوں نے وقف جدید میں دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مالی قربانی کا پھل ایک ماہ کے اندر عطا کر دیا۔

س: چندہ کی ادائیگی کے حوالہ سے امیر صاحب بینن نے فولانی قبیلہ سے تعلق رکھنے والی تین نئی جماعتوں کا کون سا واقعہ بیان کیا؟

ج: فرمایا! امیر صاحب بینن لکھتے ہیں کہ بینن کے نارتھ اور سینٹر میں بڑی تعداد میں فولانی قبیلہ آباد ہے۔ گزشتہ سالوں میں اس قبیلے میں بھی بیعتیں ہوئیں تھیں۔ اس قبیلے کے تین گاؤں اس علاقے کے (مخالفین) کی مخالفت اور شدید دباؤ کی وجہ سے بیعت کے کچھ عرصے بعد پیچھے ہٹ گئے تھے۔ برکینا فاسو سے فولانی قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک معلم کو بینن بھجا گیا تا کہ وہ اس علاقے میں رابطہ کر کے ان لوگوں کی غلط فہمیاں دور کریں چنانچہ انہوں نے ایک ماہ اس علاقے میں کام کیا اور یہ تینوں گاؤں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوبارہ جماعت میں داخل ہوئے اور ان کے ایمان میں بڑی ترقی ہوئی۔ یہ تینوں گاؤں خود ایک بڑی رقم ٹرانسپورٹ کے لئے خرچ کر کے بینن کے جلسے میں شامل ہوئے اور جلسہ کے بعد واپس اپنے گاؤں پہنچے تو کچھ ہی دنوں بعد جماعت کے معلم ان کے گاؤں گئے اور میری طرف سے ان کو یہ بتایا کہ میں نے کہا ہے کہ نومبائعین کو مالی قربانی میں شامل کریں چاہے تھوڑا ہی دیں۔ تو اب یہ دسمبر کا مہینہ ہے اور چندہ وقف جدید کی ادائیگی کا آخری مہینہ ہے تو کہتے ہیں کہ اس کے باوجود کہ انہوں نے جلسے کے لئے ٹرانسپورٹ کی بڑی رقم خرچ کی تھی اور مالی تنگی بھی تھی لیکن ایمان میں اس قدر جوش تھا کہ فوراً یہ بات سن کر ان تینوں گاؤں کے تمام افراد نے وقف جدید کے چندے میں بھی شمولیت اختیار کی۔ اس طرح اس قبیلے میں اس دوران کم وبیش ایک ہزار نئی بیعتیں بھی حاصل ہوئیں۔

س: تحریک وقف جدید بیرون پاکستان کا آغاز کس دور خلافت میں ہوا؟

ج: فرمایا! وقف جدید کی تحریک بیرون از پاکستان ممالک میں افریقہ و بھارت کی ضروریات کو خاص طور پر پورا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے شروع کی تھی۔

س: حضور انور نے جماعت میں نئے داخل ہونے والوں کی بابت کیا ہدایات فرمائیں؟

ج: فرمایا! جماعتوں کو میں نے یہی کہا تھا کہ بیعتیں کروانے کے بعد مسلسل رابطے رکھیں اور ہمیشہ رابطوں کو مضبوط کرتے چلے جائیں۔ وہاں بار بار جائیں تا کہ تربیتی پہلو بھی سامنے آتے رہیں اور تربیت ہوتی رہے۔ جہاں اب افریقن ممالک میں بہت سارے ایسے علاقے ہیں جو بہت دور دراز علاقے ہیں جنگلوں میں سے گزر کے جانا پڑتا ہے وہاں رابطے بھی مضبوط نہیں رہتے یا بڑی دقت کے ساتھ وہاں رابطے ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے بڑا لمبا عرصہ ان سے تعلق نہیں رہتا جماعتوں سے یا نئے احمدیوں سے۔ پھر (مربیان) اور معلمین کی بھی کمی ہے کہ وہ بھی بار بار جائیں تو رابطے ہو سکیں تا کہ تکلیف اٹھا کے ہی چلے جائیں لیکن اس کمی کی وجہ سے وہاں جا بھی نہیں سکتے۔ اس لئے بہت سی بیعتیں ہیں جیسا کہ میں نے کہا ضائع بھی ہو جاتی ہیں۔ خاص طور پر ان ملکوں کی جماعتوں کو اس بات کا انتظام کرنا چاہئے کہ کم از کم شروع میں ایک سال خاص طور پر بہت توجہ دیں۔ اس لئے میں نے خلافت کے پہلے سال میں ہی جماعتوں کو کہا تھا کہ بے شمار بیعتیں ضائع ہو رہی ہیں جو پرانی ہوئی ہوئی بیعتیں ہیں ان کا کم از کم ستر فیصد رابطے کر کے واپس لائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے نتیجے میں جماعتوں نے کوششیں بھی کیں خاص طور پر افریقہ میں اور پھر جب رابطے ہوئے تو ان لوگوں نے شکوے کئے کہ تم بیعت کروا کر ہمیں چھوڑ کے چلے گئے تھے۔ دل سے احمدی ہیں بہت سارے ایسے تھے جو دل سے احمدی تھے لیکن آگے احمدیت کی تعلیم کا نہیں پتا تھا۔ تربیت کی کمی تھی۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں کی تعداد میں نئے رابطے ہوئے اور وہ لوگ واپس آئے اور اب تربیت کے لئے فعال نظام شروع ہے اس میں مزید مضبوطی کی ضرورت ہے۔

س: نومبائعین سے مضبوط رابطہ کس طرح ہو سکتا ہے؟

ج: فرمایا! اگر نومبائعین کو چندوں کے نظام میں لایا جائے تو پھر ہی مضبوط رابطہ بھی رہتا ہے اور ایمان میں مضبوطی کے ساتھ نظام جماعت سے تعلق بھی قائم ہوتا ہے۔ اسی لئے میں نے یہ کہا تھا کہ تحریک جدید اور وقف جدید میں نئے آنے والوں کو بھی شامل کریں۔

س: اس سال چندہ وقف جدید میں کتنے نئے شاملین کا اضافہ ہوا؟

ج: فرمایا! اس سال وقف جدید میں پچاسی ہزار (نئے شاملین) کا اضافہ ہوا ہے۔

س: حضور انور نے نومبائعین سے رابطہ رکھنے کے حوالہ سے کیا رہنمائی فرمائی؟

ج: فرمایا! ہندوستان میں بھی بنگال کے علاقے میں بیعتیں ہوئی تھیں۔ جائزہ لینے کے لئے پروگرام بنانے چاہئے تا کہ رابطوں کے ٹوٹنے یا پیچھے ہٹنے والوں کی وجوہات کا پتا چلے اور آئندہ کے لئے ان کمیوں کو سامنے رکھتے ہوئے پھر (دعوت الی اللہ) اور تربیت کی جامع منصوبہ بندی ہو۔ اسی طرح باقی دنیا میں بھی اس نہج پر کام کرنا چاہئے کہ جو جماعت میں شامل ہوتا ہے اس سے مسلسل ہم کس طرح رابطہ رکھیں چاہے وہ کتنا ہی دور دراز علاقے میں رہتا ہو۔ رابطہ انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کام کو کرنے کی جماعتوں کو توفیق عطا فرمائے۔

س: حضور انور نے وقف جدید کے سال نو کا اعلان فرماتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! اب میں جیسا کہ طریق ہے جنوری کے پہلے یا دوسرے جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے اس کا اعلان کرتا ہوں اور گزشتہ سال کے کچھ کوائف بھی سامنے رکھتا ہوں۔ وقف جدید کا ستاونواں سال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے 31 دسمبر کو ختم ہوا اور اٹھاونواں سال یکم جنوری سے شروع ہو گیا۔ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں باسٹھ لاکھ نو ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی جو گزشتہ سال سے سات لاکھ اکتیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

س: وقف جدید میں پہلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والی جماعتیں کون سی ہیں؟

ج: پاکستان، برطانیہ، امریکہ، جرمنی، کینیڈا، ہندوستان، آسٹریلیا، انڈونیشیا، دبئی، بیلجیئم۔

س: فی کس ادئیگی کے لحاظ سے کون سی جماعتیں سرفہرست ہیں؟

ج: امریکہ، سوئٹزرلینڈ، یو کے، آسٹریلیا، بیلجیئم، فرانس، کینیڈا، جرمنی۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے اختتام پر احباب جماعت کو کس اہم امر کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! آخر میں اس دعا کی بھی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ پاکستان کے احمدیوں کے لئے خاص طور پر دعا کریں ربوہ میں بھی چند روز سے مخالفین کی طرف سے حالات خراب کرنے کی کافی کوشش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہر احمدی کو بچائے اور ربوہ میں امن وامان کی صورتحال قائم رہے۔ اسی طرح (-) دنیا اور یورپ میں رہنے والے (مومنوں) کے لئے بھی دعا کریں ......آج جماعت احمدیہ کے افراد کا ہی یہ کام ہے کہ دونوں طرفوں کو ظلموں سے بچانے کے لئے دعا کریں۔ اسی طرح درود شریف ان دنوں میں کثرت سے پڑھنے کی طرف توجہ دیں اور جو اپنے دائرے میں امن کی فضا پیدا کرنے کے لئے عملی کوشش بھی کر سکتے ہیں ان کو بھی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو فساد کی صورت سے نجات دے اور یہ فساد کی صورت جو ہے وہ جلد امن میں بدل جائے۔

اطلاعات واعلانات

ولادت

مکرمہ امینہ نصیر صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم ناسک احمد صاحب اور بہو مکرمہ راشدہ ناسک صاحبہ برمنگھم کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مورخہ 5 فروری 2015ء کو ایک بیٹے اور ایک بیٹی کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس کا نام فرحان ناسک عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم شیخ محمد نصیر احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کا پوتا، مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب آف واہ کینٹ کا نواسہ، والد کی طرف سے مکرم شیخ غلام رسول صاحب پوسٹ ماسٹر آف ڈلہوزی اور مکرم بشیر احمد صاحب چغتائی آف واہ کینٹ کی نسل سے ہے۔ احباب کرام سے نومولود کی صحت وتندرستی والی لمبی عمر والا اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب اوسلو ناروے تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم خواجہ عطاء الحنان صاحب اور میری بہو مکرمہ ناصرہ احمد صاحبہ کو خدا تعالیٰ نے 11۔ اگست 2014ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام عنموائیل تجویز کیا گیا ہے بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

اسی طرح خاکسار کے بیٹے مکرم خواجہ عطاء العزیز صاحب اور میری بہو مکرمہ قرۃ العین صاحبہ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 16/اپریل 2013ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قاصد احمد عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ میرے پوتوں کو نیک خادم دین، احمدیت اور خلافت کا عاشق اور صحت والی لمبی عمر والا بنائے۔ آمین

☆............☆............☆

مکرم الحاج رشید احمد صاحب
آف امریکہ کی وفات

مکرم زکریا ورک صاحب کینیڈا سے تحریر کرتے ہیں۔

احباب جماعت کو یہ افسوس ناک اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ امریکہ کی ممتاز اور بزرگ شخصیت مکرم الحاج رشید احمد صاحب امریکن مورخہ 7 فروری 2015ء کو ملواکی، امریکہ میں بعمر 91 سال منشائے خداوندی کے مطابق وفات پا گئے۔ بفضل اللہ موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ 10 فروری کو نماز ظہر کے بعد بیت ملواکی میں مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ شکاگو نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں امریکہ کے مختلف شہروں سے آئے احباب نے شرکت کی۔ ملواکی کے احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم فرحان ربانی صاحب مربی سلسلہ ملواکی نے دعا کروائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 13 فروری کو خطبہ جمعہ میں آپ کی خدمات سلسلہ اور حضرت مصلح موعود سے آپ کے خاص تعلق کا ذکر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ جماعت ہائے امریکہ کے نیشنل امیر (1971-1978) اور صدر جماعت ملواکی جماعت کے عہدوں پر فائز رہے۔ آپ کی ولادت 1923ء میں سینٹ لوئیس (ریاست الی نائیس) میں ہوئی تھی۔ مربی سلسلہ امریکہ چوہدری غلام یٰسین صاحب مرحوم کے ذریعہ شکاگو میں جماعت سے متعارف ہوئے اور مکرم مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی کی کوششوں سے 1947ء میں آپ آغوش احمدیت میں آئے۔ 1949ء میں آپ نے تعلیم کی غرض سے ربوہ کا سفر کیا اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ ربوہ میں چھ سالہ قیام کے دوران آپ نے اردو اور پنجابی سیکھی۔ اس عرصہ میں آپ کو حضرت مصلح موعود کی جلیل القدر رفاقت اور ان کی نگرانی میں وقت صرف کرنے اور تربیت پانے کا موقعہ ملا۔ حضور کی شفقتوں اور نوازشوں کا وافر حصہ پایا۔ کئی دفعہ حضور کے ہمراہ پنجاب و سندھ کا سفر کیا۔ آپ کو کئی مواقع پر خاص کام سرانجام دینے کے لئے بھیجا گیا جیسے 1953ء کے پُرآشوب حالات میں لاہور عدالت میں حاضری۔ حضور کی پگڑی اور اس کا مبارک کلہ جو آپ کو تحفہ میں ملا تھا ساری عمر اس کو سنبھالے رکھا۔ خاص افراد کو یہ کلہ دکھاتے اور کبھی اس کو خود بھی پہنتے تھے۔ حضور سے آپ کو والہانہ پیار تھا ہر محفل اور ہر مجلس میں حضور کے ساتھ گزرے ہوئے وقت کے ایمان افروز واقعات سناتے اور خوشی محسوس کرتے تھے۔ راقم اس کا گواہ ہے۔ میں نے کئی واقعات ان کی زبانی سنے ہیں۔ امریکہ کے جلسہ سالانہ 2014ء کے موقعہ پر حضرت مصلح موعود کی یادوں پر مبنی تقریر کی جو انصار اللہ امریکہ کی ویب سائٹ پر دیکھی جاسکتی ہے۔ خلفاء احمدیت سے والہانہ لگاؤ اور عقیدت رکھتے تھے۔ دین کو ہمیشہ دنیا پر مقدم رکھا۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تھوڑا کھانا اور سادہ زندگی گزاری۔

ربوہ میں قیام کے دوران آپ کی شادی حضرت مصلح موعود کے منشاء کے مطابق حاجی محمد ابراہیم خلیل صاحب مرحوم مربی سلسلہ اٹلی و سیرالیون کی صاحبزادی مکرمہ سارہ قدسیہ صاحبہ مرحومہ سے ہوئی جس سے تین بچے (مرید احمد مرحوم، ناصرہ فوزیہ، محمود احمد امریکہ) تولد ہوئے۔ دوسری شادی مکرمہ عزیزہ احمد صاحبہ سے ہوئی جن سے چار بچے ہیں۔ اس کے علاوہ پسماندگان میں 20 پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں، اور سات پڑنواسے، نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ نے اپنی خودنوشت سوانح عمری لکھوائی جو عنقریب منصۂ شہود پر آنے والی ہے۔ 1998ء میں آپ کو بیٹے محمود احمد کے ہمراہ حج بیت اللہ کی توفیق ملی۔ دعوت الی اللہ کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ آخری ایام میں ہسپتال میں بستر مرگ پر نرسوں کو دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ احباب آپ کو پیار سے مسٹر (دعوت الی اللہ) کہتے تھے۔ دو سال قبل جامعہ احمدیہ کینیڈا میں اسی موضوع پر طلباء کو خطاب فرمایا تھا۔ بیس سال تک ملواکی ٹیلی ویژن پر دینی اور اصلاحی پروگرام نشر کرتے رہے۔ مدتوں ایک مارکیٹ میں تجارتی سٹال لگا کر لٹریچر تقسیم کرتے رہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے پسماندگان کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆............☆............☆

سیل۔ سیل۔ سیل
تمام گرم و ورائٹی پر زبردست سیل جاری ہے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائٹر: فرید احمد: 0302-7682815

طاہر آٹو ورکشاپ
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینئن اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں
فون: 0334-6360782,0334-6365114

مونگ پھلی۔ پروٹین کا ذخیرہ

مونگ پھلی کا تعلق مٹر اور پھلیوں کے خاندان سے ہے اور یہ خود ایک پھلی ہے لیکن اس کا شمار مغز اور تخم کے زمرے میں کیا جاتا ہے مونگ پھلی واحد تخم ہے جو زمین کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ اس کا پودا سالانہ اگنے والی بوٹی ہے۔ جس کا قد 50 سینٹی میٹر تک ہوتا ہے۔ پودے کے پھول ایک ڈنٹھل کی صورت اختیار کر جاتے ہیں جو زمین میں داخل ہو جاتا ہے، زیر زمین یہ پھلی میں تبدیل ہوجاتا ہے جس میں عموماً دو بیج ہوتے ہیں۔ عموماً بیج 2 ماہ میں پک جاتے ہیں۔ جب پودے کے پتے زرد ہو جاتے ہیں تو پودے کو اکھاڑ لیا جاتا ہے اور سوکھنے دیا جاتا ہے۔ تین سے چھ ہفتوں کے درمیان پھلیوں کو پودے سے الگ کرلیتے ہیں۔

مونگ پھلی کا اصل وطن جنوبی امریکہ ہے۔ جہاں یہ صدیوں سے کاشت کی جارہی ہے۔ پیرو کے ساحلی علاقوں میں ایک ہزار سال قبل مسیح کے آثار قدیمہ کی کھدائی کے دوران یہ برآمد ہوئی۔ سولہویں صدی عیسوی میں پرتگیز اُسے برازیل سے مغربی افریقہ میں لائے جبکہ ہسپانوی اُسے بحرالکاہل کے پار فلپائن میں لے گئے۔ یہیں سے چین، جاپان، ملائیشیا اور ہندوستان کے علاوہ مڈغاسکر جیسے علاقوں تک پھیلی۔ آجکل ہندوستان میں دنیا بھر کی مونگ پھلی کا مجموعی پیداوار کا 40 فیصد پیدا ہوتا ہے۔

مونگ پھلی کی خصوصی اہمیت اس میں پائی جانے والی پروٹین ہے جو اعلیٰ درجہ کی حیاتیاتی اہمیت رکھتی ہے۔ گوشت اور مونگ پھلی کا موازنہ کیا جائے تو دونوں کے ایک کلوگرام میں پروٹین کے حوالے سے مونگ پھلی کا پلڑا بھاری رہتا ہے۔ اسی وزن کے انڈوں کے مقابلے میں اس میں اڑھائی گنا زیادہ پروٹین ہوتی ہے۔

مونگ پھلی کو اچھی طرح ہضم کرنے کے لئے اُسے خوب چبا کر کھانا چاہئے۔ انگلستان میں ہیموفیلیا کے مرض میں مونگ پھلی کا استعمال مؤثر علاج ثابت ہوا ہے۔ شوگر کے مرض میں بھی مونگ پھلی مفید ہے۔ شوگر کے مریض اگر روزانہ مٹھی بھر مونگ پھلی کھائیں تو وہ غذائیت کی کمی کا شکار نہیں ہوتے۔ نمک کے ساتھ مونگ پھلی چبانے سے مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔

درخواست دعا

مکرم شاہد مجید صاحب مقیم جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ لمبے عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ پتے کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ آپریشن ہر لحاظ سے کامیاب کرے، بعد کی تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور درازی عمر سے نوازے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 16۔فروری

طلوع فجر	5:28
طلوع آفتاب	6:48
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:58

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

16 فروری 2015ء

6:35 am	گلشن وقف نو 27 جنوری 2013ء
8:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015ء
10:00 am	لقاء مع العرب
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مئی 2009ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P-C.R.C-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

تبدیلی ایڈریس
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ سے وڑائچ مارکیٹ ریلوے روڈ منتقل ہوچکی ہے
سروس شوز پوائنٹ
047-6212762
/servisshoespointrabwah

FR-10